بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش | یکم ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۱۵ فروری ۱۹۴۵ء | نمبر ۳۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع منظہر ہے۔ کہ درد نقرس میں کل کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج حضور نے بعد نماز عصر سے مغرب تک درس القرآن دیا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت آج بھی بخار سردرد اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ہز ہائی نس والئے ریاست مالیر کوٹلہ کے چھوٹے صاحبزادہ نواب زادہ الطاف علی خان صاحب معہ اپنی ہمشیرہ بیگم صاحبہ نواب زادہ عبدالرحمٰن خان صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی بذریعہ کار حضرت نواب صاحب رضی اللہ عنہ کی تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ آج نواب زادہ صاحب موصوف

روزنامہ الفضل قادیان — یکم ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

"احسان" کی افسوسناک ذہنیت

(از ایڈیٹر)

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں بتایا گیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ جب آخری فیصلہ کرنا چاہا۔ اور اس کا یہ طریق پیش فرمایا کہ سچے کی زندگی میں جھوٹے کے مرنے کے لئے دونوں فریق دعا کریں۔ تو مولوی صاحب موصوف نے اس تجویز کے متعلق اپنے اخبار اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں ایک طرف یہ لکھا۔ کہ:

"یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔"

اور دوسری طرف اسی پرچہ میں یہ شائع کیا۔

"خدا تعالیٰ جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جہاں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس طریق کو نامنظور کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا تھا۔ اور جو یہ تھا کہ سچے کی زندگی میں جھوٹے کے مرنے کے لئے دعا کی جائے۔ وہاں اس کے مقابلہ میں خود سچائی کا معیار یہ قرار دیا۔ کہ سچا جھوٹے کے مقابلہ میں جلدی فوت ہو جائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی صاحب کے اس پیش کردہ معیار کی تردید نہ فرمائی۔ اور نہ اس سے اختلاف کیا۔ کیونکہ آپ کی غرض تو مولوی صاحب سے فیصلہ کرنا تھی۔ اور یہ فیصلہ اسی صورت میں حجت ہو سکتا تھا۔ جس صورت کو مولوی صاحب منظور کرتے۔

آخر مولوی ثناء اللہ صاحب کے پیش کردہ معیار کے رو سے خدا تعالیٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ظاہر فرمادی اور مولوی صاحب کو اپنے ہی اخبار کے ان الفاظ کا مصداق بنا دیا۔ کہ "خدا تعالیٰ جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔" تو مولوی صاحب اپنی بات پر قائم نہ رہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کو اپنی سچائی کی علامت قرار دینا شروع کر دیا۔ اس صورت میں خدا تعالیٰ نے ان پر اور غور و فکر کرنے والے دوسرے اصحاب پر ایک اور رنگ میں حجت تمام کی۔ اور وہ اس طرح کہ مولوی صاحب کو لمبی عمر دے کر ایک طرف تو یہ ثابت کر دیا۔ کہ اتنا عرصہ زندہ رہ کر بھی مولوی صاحب نہ صرف احمدیت کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔ بلکہ اپنی بے جا مخالفت کی وجہ سے اس کی ترقی اور اشاعت کا موجب بنے۔ اور دوسری طرف یہ ظاہر کر دیا۔ کہ اس لمبی عمر کے نتیجہ میں آج مولوی صاحب ایسی تکالیف میں مبتلا ہیں۔ کہ صبر اور شکر سے کام لینے کی بجائے ان کا ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں۔ چنانچہ اپنی گزشتہ پانچ سال کی بیماریوں اور تکالیف پر ریویو کرتے ہوئے انہوں نے لکھا ہے۔

"میری تکلیف کے یہ دن ساری عمر میں بے مثال ہیں۔ خدا اس تکلیف کو میرے گناہوں کا کفارہ بنائے۔"

ظاہر ہے کہ یہ جو کچھ ہم نے لکھا۔ اس میں نہ کوئی طنز ہے نہ استہزا بلکہ متانت اور سنجیدگی کے ساتھ ایک ایسی حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو غور و فکر کرنے والوں اور سعادت مند لوگوں کے لئے ہدایت اور رشد کا موجب ہو سکتی ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ اخبار احسان (۹ فروری ۱۹۴۵ء) نے "افسوسناک ذہنیت" کے عنوان سے ایک لمبا نوٹ لکھا ہے۔ جس سے خود اس کی ذہنیت کا افسوسناک ہونا ثابت ہوتا ہے۔ احسان کے الفاظ یہ ہیں۔

"الفضل نے اختلافات کے پردے میں مولوی صاحب پر انسانیت سوز اور سوقیانہ حملے کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ الفضل آداب انسانیت کو بھی فراموش کر چکا ہے۔"

مگر "احسان" کا یہ بیان سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ اور اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ اس نے "الفضل" کا کوئی ایک لفظ بھی اپنے اس ادعا کے ثبوت میں پیش نہیں کیا۔ اور نہ کر سکتا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر افسوسناک بات یہ ہے کہ "احسان" نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی بے جا حمایت کے جوش میں ایک سراسر جھوٹا قصہ گھڑ کر پیش کر دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"قصہ یہ تھا کہ مولوی صاحب اور مرزا صاحب آف قادیان میں یہ مباہلہ ہوا تھا۔ کہ جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائیگا۔"

حالانکہ اس قسم کا کوئی مباہلہ نہیں ہوا۔ اور نہ قصہ گھڑنے کے علاوہ "احسان" نے اس کا بھی کوئی ثبوت پیش کیا ہے۔ اسی قسم کی غلط بیانیوں سے کام لیتے ہوئے "احسان" نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

"الفضل نے باری تعالیٰ پر براہ راست حملہ کیا ہے۔ جس نے مسٹر غلام احمد آف قادیان کو موت کا پیالہ پلایا۔ اور مولوی ثناء اللہ کو زندہ رکھا۔ اگر لمبی عمر اختیار میں ہوتی۔ تو مرزا صاحب کبھی مرنے کی خواہش نہ کرتے۔"

اس خوش فہمی کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ "احسان" نے اصل بات سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اور محض اس کینہ اور بغض کی وجہ سے جو اسے احمدیت کے ساتھ ہے اپنی ذہنیت کے نہایت اعلیٰ اور ارفع ہونے کا یہ ثبوت پیش کیا ہے۔ کہ ایک ایسے انسان کا جسے لاکھوں انسان اپنا روحانی اور مذہبی پیشوا یقین کرتے ہیں نام بھی شرافت کے ساتھ نہیں لیا۔ باقی رہا خدا تعالیٰ کی ذات پر حملہ جب ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مولوی ثناء اللہ کو اپنے مقرر کردہ معیار کے مطابق لمبی عمر اس لئے دی۔ کہ احمدیت کی صداقت ثابت ہو۔ تو لمبی عمر دینے پر ہم خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کر رہے ہیں۔ نہ کسی قسم کا گلا اور شکوہ کرنے کی کوئی جا ہے۔

معلوم ہوتا ہے "احسان" نے محض احمدیت کے خلاف اپنے کینہ کا اظہار کرنے کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب کی آڑ لے کر ایسی باتیں لکھ دی ہیں جو سراسر غلط جھوٹ اور بے بنیاد ہیں۔ اور انہیں اگر "احسان" کی افسوسناک ذہنیت کے ثبوت میں پیش

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

تبلیغ کرنے والا دوسرے ثواب کا حقدار ہے

بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ

اس خوانِ نعمت سے جو تجھے ملا ہے اپنے ہمسائے کو بھی حصہ دے

ہمسائے کے حقوق جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقرر فرمائے ہیں انہیں کون نہیں جانتا۔ پس ہر احمدی یاد رکھے کہ قیامت کے دن اس سے سوال کیا جائیگا۔ کہ جب اس نے وقت کے امام کو پہچان لیا۔ تو کیوں اس نے اپنے رشتہ داروں پڑوس والوں اپنے محلہ والوں اپنے گاؤں والوں پر اس راہ کی حقیقت کو واضح نہ کیا۔ اگر تم اپنی اولاد کی شادی بیاہ پر اپنے روٹھے ہوئے رشتہ داروں۔ پڑوسیوں۔ ملاقاتیوں کے گھروں پر جاکر بیٹھ رہتے تھے۔ اور جب تک ان کو منا نہ لاتے تھے وہاں سے نہ ہلتے تھے تو تم نے کیوں نہ اس پیغام کو منوانے کے لئے ایسی جدوجہد کی۔ اس سوال کا حل اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہر شخص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنا شروع کر دے کہ "تمام گورنمنٹ ملازم۔ زمیندار۔ تاجر اور پیشہ ور اپنی فراغت کے ایام۔ اپنی رخصت کے ایام میں سے کچھ دن تبلیغ کے لئے وقف کریں"۔

پس مبارک ہیں وہ جو جلد از جلد اپنے نام دفتر میں بھجوائیں۔ کہ وہ اس سال کتنے دن تبلیغ کے لئے وقف کرتے ہیں۔ یہ تبلیغ کے ایام اپنے رشتہ داروں میں گزارنے ہونگے۔ اور یہ عزم لیکر جانا ہوگا۔ کہ یا تو ان کو احمدی بنا لینا ہے۔ یا خود بھی احمدیت سے الگ ہونا ہوگا۔ اگر یہ ارادہ نہ ہو تو یہ وقف بے کار ہے۔ ایسے کمزور عزم والے احباب یا جنکے رشتہ دار نہیں وہ دفتر میں نام بھیجیں تا ان کے لئے ان ایام میں جگہ کی تعیین کی جائے۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی وفات پر تعزیت کی قراردادیں

لاہور

دی احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے جلسہ میں جو ۱۱ر فروری بروز اتوار بمقام احمدیہ ہوسٹل میں زیر صدارت جناب محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور منعقد ہوا مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

(۱) ہم ممبران احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور حضرت نواب محمد علیخان صاحب کی وفات پر اس دلی صدمے کا اظہار کرتے ہیں جو سلسلہ نے اس بہت بڑے بزرگ اور قابلِ احترام ہستی کے اُٹھ جانے سے ہم کو پہنچا ہے۔ ہم حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ نواب زادہ عبداللہ خانصاحب و دیگر افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور حضرت نواب صاحب کو اپنے انتہائی قرب میں جگہ عطا فرمائے (آمین)

خاکسار:۔ ملک فیض الرحمٰن فیضی ایم۔ اے (سٹوڈنٹ) سیکرٹری

دہلی

مجلس خدام الاحمدیہ دہلی حلقہ پہاڑ گنج کے اجلاس منعقدہ ۱۱ر تبلیغ ۱۳۲۴ھش میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

خدام الاحمدیہ حلقہ پہاڑ گنج دہلی حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات کی خبر سنکر نہایت رنجیدہ ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب کو فردوس بریں میں اعلےٰ درجات عطا فرمائے اور پسماندگان خصوصاً حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

(قائد) دہلی

اٹھوال

۱۲ر فروری کے اجلاس میں جو زیر صدارت چوہدری عبدالغنی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ منعقد ہوا۔ حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ اٹھوال کو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے فوت ہو جانیکا سُنکر بہت ہی افسوس رنج و غم ہوا ہم سب متفقہ طور پر دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ حضرت نواب صاحب موصوف کو جنت فردوس عنایت فرمائے اور خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(غلام علی سکرٹری تبلیغ و تعلیم)

۲۰ر فروری کو "یوم مصلح موعود" منایا جائے

اس دن تمام احمدی جماعتیں اپنی اپنی جگہ پبلک جلسے منعقد کریں۔ اور اس زندہ نشان یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات میں پورا ہونے کو اس فضائے دنیا میں نشر کریں۔

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

۱۱ر مارچ کو غیر مسلموں کیلئے یوم التبلیغ منایا جائے

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ۱۱ ماہ امان ۱۳۲۴ھش مطابق ۱۱ر مارچ ۱۹۴۵ء غیر مسلم صاحبان میں تبلیغ کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس دن انفرادی طور پر زیادہ سے زیادہ غیر مسلموں تک پیغام حق پہنچائے۔ (بشیر احمد بیگ نائب ناظر دعوت و تبلیغ)

"الفضل" کی ایجنسیاں قائم کرنے کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت

ایجنسیوں کیلئے اخبار "الفضل" قادیان سے صبح ۶ بجے کی گاڑی سے بھجوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تا کم سے کم قریبی مقامات پر پرچہ روز کا روز پہنچ جائے۔ اور احباب جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خیر و عافیت کے بارہ میں تازہ ترین اطلاع۔ حضور کے ارشادات۔ مرکز سلسلہ کی خبریں اور ضروری ہدایات سے جلد از جلد آگاہی حاصل کر سکیں۔ ایسا انتظام کرنے کے لئے دفتر "الفضل" کو مالی طور پر کافی رقم صرف کرنی پڑیگی۔ مگر چونکہ احباب کے لئے یہ تجویز زیادہ مفید ہے اس لئے اسے اختیار کیا جا رہا ہے۔ اس طریق سے خاطر خواہ فائدہ اسی صورت میں اٹھایا جا سکتا ہے۔ جبکہ بٹالہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ جالندھر۔ لدھیانہ فیروز پور اور دیگر ایسے تمام مقامات کے احباب اپنے ہاں جلد از جلد ایجنسیاں قائم کریں۔ اور ایسے مستعد اور دیانتدار ایجنٹ مقرر کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔ جو نہ صرف یہ کہ گاڑی پہنچتے ہی فوراً خریداروں کو پرچہ پہنچانے کا انتظام کریں۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ خریدار پیدا کرنے میں کوشاں رہیں اور الفضل کے حلقہ اشاعت کو وسیع کرتے رہیں۔ اس طرح خود فائدہ بھی اٹھائینگے اور ثواب کے بھی مستحق ہونگے۔ پس ان جماعتوں کے ذمہ دار اصحاب جلد سے جلد توجہ فرمائیں اور اپنے ہاں "الفضل" کی ایجنسی جاری کر کے اطلاع دیں کہ وہ کم از کم کتنے پرچے منگائینگے۔ تاکہ انہیں ایجنسی کے ضروری قواعد اور شرائط بھیجے جائیں۔

(مینیجر الفضل)

۱۳۱ احمدیہ گیریزن کمپنی کیلئے پچاس۵۰ نوجوانوں کی فوری ضرورت

جیسا کہ بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ ۱۳۱ احمدیہ گیریزن کمپنی کے لئے پچاس احمدی نوجوانوں کی فوری ضرورت ہے۔ لیکن نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ مقامی کارکنان جماعتہائے احمدیہ نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہر جماعت اور ہر با اثر احمدی فرد اس امر کو اپنا فرض سمجھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ احمدیوں کو اس کمپنی میں بھرتی ہونے کے لئے تحریک کریں گے۔ تاکہ نہ صرف جماعتی وقار کو صدمہ نہ پہنچے بلکہ قومی مفاد بھی محفوظ ہو۔ اس کمپنی کا کام ہندوستان میں امن بحال رکھنا ہے۔ اور انہیں ہندوستان سے باہر نہیں جانا پڑتا۔ اس میں فوجی پنشنر بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف فوری توجہ دینگے۔

(ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

تقرر سیکرٹری مال

آئندہ کیلئے گل محمد صاحب کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لنڈ شادن ضلع ڈیرہ غازیخان مقرر کیا جاتا ہے۔

(ناظر بیت المال)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کا ذکر

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے قلم سے

نقل مطابق اصل۔ ڈائری خودنوشتہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب بر موقعہ وفات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (محمد اسمٰعیل)

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء منگل

"آج حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کا انتقال ہو گیا۔ حضور علیہ السلام جس روز سے لاہور آئے تھے۔ کم بیش مرض اسہال میں مبتلا ہو گئے۔ مگر کل کھانے کے بعد باوجود اسہالوں کے پیغام صلح کا مضمون لکھتے رہے۔ اور حسب معمول اسہال سمجھے گئے شام کو سیر کو گئے۔ رات کو کھانا کھایا۔ مگر چند نوالے ہی کھائے تھے۔ کہ اسہال کی حاجت ہوئی۔ آپ نے کھانا چھوڑ دیا۔ اور جائے ضرور گئے۔ وہاں اسہال آیا۔ اس کے بعد پھر ایک دو اسہال ہوئے۔ پھر بارہ بجے کے قریب اسہال ہوا اور ایک قے بھی ہوئی۔ جس سے طبیعت بہت گھٹ گئی۔ اور برد اطراف ہو گیا۔ نبض ساقط ہو گئی بالکل مایوسی ہو گئی۔ مگر ادویات کے استعمال اور مالش سے پھر طبیعت گرم ہو گئی۔ نبض عود کر آئی۔ تین بجے میرے بلانے کو نور محمد بھیجا گیا۔ اتفاق سے راستہ میں گھوڑا اڑ گیا۔ اس لئے ٹم ٹم دیر میں پہنچی۔ اس وقت نماز کا وقت ہو گیا تھا پہرہ والے کے آواز دینے پر میں اٹھا۔ نماز پڑھ کر روانہ ہوا۔ کوئی پانچ بجے میں حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچا۔ اس وقت حضرت ام المومنین برقع پہنے چارپائی کی پاہنی پر سر رکھے زمین پر بیٹھی تھیں۔ اور ڈاکٹر محمد حسین شاہ۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ موجود تھے۔ خواجہ کمال الدین۔ حضرت مولانا مولوی نور الدین۔ میاں محمود۔ میاں بشیر اور شیخ عبدالرحمن قادیانی وغیرہ وغیرہ موجود تھے۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے مجھے کہا کہ شکر ہے نہایت نازک حالت سے طبیعت ٹھیک ہوئی ہے۔ حضرت اقدس کی حالت یہ تھی۔ کہ بدن گرم تھا اور کرب تھا۔ مگر حواس ٹھیک تھے۔ آہستہ آہستہ بولتے تھے۔ ایک دفعہ کروٹ بدلنے پر آنکھ کھولی۔ میری طرف دیکھا۔ میں نے سلام علیک کہا۔ آپ نے بھی کہا وعلیکم السلام۔ کچھ بجے کے قریب۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو کہا کہ میری آواز نہیں نکلتی۔ یہ ہم نے بخوبی سمجھا۔ پھر کوئی ۷ بجے اٹھ کر بیٹھے اور قلم دوات منگوائی۔ اور ایک پرچے پر لکھا۔ جو باہر جا کر پڑھا۔ تو یہ لکھا تھا۔ کہ "تکلیف یہ ہے کہ آواز نہیں نکلتی"۔ اتنا حصہ صاف پڑھا گیا۔ چونکہ کچھ اتفاق سے سیاہی خراب اس پر قلم بھی خراب۔ نیچے رکھنے کے لئے چیز بھی جلدی میں نہ دی گئی تھی آخری نصف سطر نہ پڑھی گئی۔ آٹھ بجے کے بعد پھر جو ریلیپس Relaps ہوا ہے۔ پھر طبیعت نہیں سنبھلی۔ آخر ۱۰ ½ بجے انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت ام المومنین نے وہ صبر دکھلایا کہ باید و شاید۔ جب حضرت کا دم واپسیں تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ "اے اللہ یہ تو ہمیں چھوڑتا ہے تو ہمیں نہ چھوڑیو"۔ اور جب حضرت اقدس نے انتقال فرمایا تو فرمایا "انا للہ و انا الیہ راجعون" اور بس خاموش ہو گئے۔ اور کسی کو رونے نہیں دیا۔ بعد انتقال حضرت تمام جماعت نے نہایت صبر دکھلایا۔ اور تھوڑے وقفہ بعد تمام موجودہ جماعت کے آدمی یکے بعد دیگرے آئے۔ اور حضرت اقدس کی پیشانی پر بوسہ دیتے گئے۔ ڈاکٹروں نے مرض تشخیص کی کہ اسہالوں کی وجہ سے امعاء میں سوزش ہوئی۔ اور حضرت اقدس کو دل گھٹنے اور برد اطراف کا جو دورہ ہمیشہ ہوتا تھا وہ سخت پڑا۔ اس سے انتقال ہوا۔ حضور علیہ السلام کا مسودہ مضمون دیکھا گیا۔ تو اصل بات حضرت ختم کر چکے تھے۔ بعد انتقال حضرت اقدس ہم لوگ ذرا باہر بیٹھے۔ اور شیخ رحمت اللہ صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب سول سرجن مسٹر کننگھم کے پاس سرٹیفکیٹ کے لئے گئے۔ سرٹیفکیٹ ملنے پر جس میں سول سرجن صاحب نے صاف لکھا تھا کہ حضرت اقدس نے امعاء کی خراش سے انتقال کیا ہے۔ پھر جنازہ کے لے جانے اور ریل کی گاڑیوں کا انتظام کیا گیا۔ میں نے بھی چونکہ جنازہ کے ساتھ جانا تھا۔ میں اپنی کوٹھی پر آیا۔ اور سامان سفر کرنے آیا۔ اس وقت کوئی دو بجے تھے۔ اس کے بعد کوئی تین بجے پھر خواجہ صاحب کے مکان پر پہنچا۔ وہاں جنازہ پڑھا گیا تھا۔ حضرت اقدس کی شکل نہایت منور تھی۔ اور کسی قدر سرخی بھی رخسار دل پر تھی۔ مستورات ۲ بجے روانہ ہو گئیں۔ پھر جنازہ اس کے بعد اٹھایا گیا۔ سٹیشن پر پہنچ کر صندوق گاڑی میں رکھ کر اس میں پانچ من برف ڈال گئی۔ اور پھر حضرت اقدس کو صندوق میں رکھا گیا۔ کیونکہ سٹیشن تک چارپائی پر حسب معمول جنازہ لایا گیا تھا۔ صندوق میں بند نہ کیا گیا تھا۔ یہ کام ہو چکا سٹیشن ماسٹر آیا کہ جنازہ نہیں جا سکتا۔ شیخ رحمت اللہ صاحب مع سٹیشن ماسٹر ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کے پاس گئے۔ اور سرٹیفکیٹ دکھلایا۔ جس کو دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔ کیونکہ یہ سول سرجن کا سرٹیفکیٹ تھا۔ کیونکہ کسی مخالف نے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ سے کہہ دیا۔ کہ ان کے گھر کے ڈاکٹر ہیں۔ انہوں نے اسے آپ سرٹیفکیٹ لکھ دیا ہے۔ ورنہ حضرت اقدس نے ہیضہ سے انتقال کیا ہے۔ اس لئے جنازہ نہ جانا چاہیئے۔ اب جب سول سرجن کا سرٹیفکیٹ دیکھا۔ تو ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نے اجازت دے دی۔ اس طرح شیطانوں کے تمام منصوبے باطل ہو گئے۔

خلاصہ یہ کہ ریل ۵ ½ بجے روانہ ہوئی۔ اور ہم سب بخیر و خوبی امرتسر پہنچے۔ امرتسر میں نماز پڑھی اور کھانا کھایا۔ اور پھر وہاں سے چلکر دس بجے بٹالہ پہنچے۔ رات بٹالہ بسر کی۔ حضرت اقدس کا جسم مبارک صبح دو بجے صندوق سے نکالکر چارپائی پر رکھا۔ اور کثیر جماعت احمدیوں کی ہاتھوں جنازہ قادیان کو لے کر چلی۔ صندوق اور برف گڈے پر پیچھے آتا تھا۔

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء بدھ

اس کے بعد کوئی چار بجے مستورات روانہ ہوئیں۔ اور ہم بھی نماز پڑھ کر روانہ ہوئے۔ کوئی آٹھ بجے جنازہ اور ہم سب قادیان میں پہنچے۔ جنازہ باغ میں لا کر بڑے مکان میں رکھا گیا۔ ریل سے جماعت قادیان بھی آ شامل ہوئی۔ کوئی نو بجے مستورات بھی آ گئیں۔ ہم ان کو پہنچا کر واپس آ گئے۔

اکابر سلسلہ احمدیہ خواجہ کمال الدین۔ شیخ رحمۃ اللہ۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ۔ مولوی محمد علی میرے مکان پر اکٹھے ہوئے میں بھی حاضر تھا۔ اور میاں محمود کو بھی تکلیف دی گئی خلیفہ کے متعلق مشورہ ہوا۔ سب نے بالاتفاق حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کو خلیفہ تجویز کیا اور میاں محمود صاحب نے بھی کشادہ پیشانی سے اس پر رضامندی ظاہر کی۔ بلکہ کہا کہ حضرت مولانا سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ اور خلیفہ ضرور ہونا چاہیئے اور حضرت مولانا خلیفہ ہونے چاہئیں۔ ورنہ اختلاف کا اندیشہ ہے۔ اور حضرت کا ایک الہام ہے کہ اس جماعت کے دو گروہ ہونگے۔ ایک کی طرف خدا ہوگا۔ اور یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے۔ اس کے بعد ہم سب باغ گئے۔ اور وہاں میر ناصر نواب صاحب سے دریافت کیا۔ انہوں نے بھی حضرت مولانا کا خلیفہ ہونا پسند کیا۔ پھر خواجہ کمال الدین صاحب جماعت کی طرف سے حضرت ام المومنین کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے کہا۔ میں کسی کی محتاج نہیں۔ اور نہ محتاج رہنا چاہتی ہوں۔ جس پر قوم کا اطمینان ہے اسکو خلیفہ کیا جائے۔ اور حضرت مولانا کی سب کے دل میں عزت ہے وہی خلیفہ ہونے چاہئیں۔ اس کے بعد حضرت مولانا کو بھی تکلیف دی گئی۔ حضرت مولانا کے ہاتھ پر ہم سب نے معہ فرزندان و میر صاحب قریباً بارہ سو آدمی نے باغ کے درختوں کے نیچے بیعت کی۔ اس کے بعد ہم سب واپس آئے۔ اور کھانا کھایا۔ پھر نماز ظہر پڑھ کر تمام لوگ باغ میں جمع ہوئے۔ اور نماز عصر پڑھ کر جنازہ پڑھا گیا۔ اور پھر حضرت مولانا نے ایک خطبہ پڑھا۔ بیعت کے وقت اور خطبہ کے وقت عجیب نظارہ تھا۔ کوئی آنکھ نہ تھی۔ جو پرنم نہ تھی۔ بعد خطبہ سب حضرت اقدس کا چہرہ دیکھنے کے لئے گئے۔ پھر اس کے بعد حضرت اقدس کا جنازہ قبر پر لے جایا گیا۔ اور حضرت اقدس کے جسم نورانی کو سپرد خاک کیا گیا۔ کوئی ۵ ½ بجے کا وقت تھا۔ گرمی کا یہ عالم مگر جسم میں کسی قسم کا تغیر نہ تھا۔ چہرہ مبارک بالکل صاف تھا کسی قسم کی بے رونقی نہ تھی۔ اس کے بعد ہم سب واپس آئے۔ اور رات کو سو رہے۔

۲۸ مئی ۱۹۰۸ء جمعرات

آج میں قادیان میں رہا۔ اور ہم کو میر ناصر نواب صاحب نے بلایا۔ اور وہاں بھی عجیب عالم تھا۔ سب رو رہے تھے۔ اور میر صاحب نے کہا بھائی میری سختی طبع آجتک تھی میرے باپ تھے تو مرزا صاحب تھے۔ اور بیٹے تھے تو مرزا صاحب تھے اب مجھ سے تمہارا کام نہیں ہو سکتا۔ ہم سب نے کہا کہ ہم آپکو ویسا ہی قابل عزت سمجھتے ہیں جیسا پہلے۔ اور آپ ہم کو اپنا پورا خادم پائینگے۔ اور پھر ہم یعنی خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب اور دونوں ڈاکٹر صاحبان اور میں اور مولوی محمد علی حضرت ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی اظہار عقیدت کی۔ اور ہر ایک نے کچھ کچھ رقم نذر پیش کی۔

نوٹ از ناقل۔ ۱؎ مسودہ مضمون۔ یعنی لیکچر پیغام صلح کا مسودہ۔ ۲؎ میں کسی کی محتاج نہیں ... یعنی چونکہ میں بفضلہ محتاج نہیں ہوں۔ اس لئے میں اپنی ذاتی کسی فائدہ کی غرض سے رائے نہیں دونگی۔ بلکہ میرے نزدیک جماعت کے لئے وہی خلیفہ ہونا چاہیئے۔ ... ۳؎ تمہارا کام ... یعنی انجمن کی تعمیرات وغیرہ کا کام جس کے مہتمم حضرت میر صاحب ...

شطرنج اور احمدی احباب

ہمارے ملک میں بعض ایسی کھیلیں مروّج ہیں ـ جن کا نتیجہ سوائے دماغ سوزی ـ کاہلی اور تضیع اوقات اور کچھ نہیں ـ ان میں سے ایک شطرنج ہے ـ جو بالخصوص پڑھے لکھے اصحاب کا محبوب ترین مشغلہ ہے ـ ہماری جماعت کے بعض لوگ بھی اس میں دلچسپی لیتے ہیں ـ اور اس کے جواز کی بھی کچھ دلیلیں پیش کرتے ہیں ـ مگر میں بفضلہ تعالیٰ کتاب و سنت اور تعامل امت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کے خلفاء کے ارشادات سے ثابت کرونگا ـ کہ شطرنج کھیلنا ایک ناجائز اور لغو فعل ہے ـ اور یہ کسی مومن کی شان کے شایان نہیں ـ اور احمدی احباب کو اس سے بچنا چاہئے ـ

درحقیقت ایک مومن کو کہاں اتنی فرصت ہے ـ کہ وہ اس قسم کے لغویات میں پڑے ـ اور اپنے قیمتی وقت کو بازیچۂ اطفال میں برباد کرے ـ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ـ

"ہمیں تو اس وقت پر بھی افسوس ہوتا ہے ـ جو پیشاب اور پاخانہ جانے پر صرف ہوتا ہے ـ کہ وہ بھی خدمتِ اسلام پر صرف ہوتا"۔ حضرت اقدسؑ کے صرف اس ایک جملہ سے ہر احمدی کو اپنے عزیز وقت کی قدر و منزلت معلوم ہو جاتی ہے ـ کہ وہ اس کے لئے کس قدر قیمتی شے ہے ـ کیا اس کی زندگی کے پروگرام میں سوائے عبادت (فرمانبرداری) کے کوئی لغویات کا حصہ رکھا گیا ہے؟ ہرگز نہیں ـ تو پھر اُسے لغو کاموں سے کیوں دستکش نہیں رہنا چاہئے ـ اور پھر شطرنج جیسے مشغلہ سے کہ جس کا انہماک ضرب المثل کے طور پر مشہور ہے ـ اور خود اس کے کھیلنے والوں نے اس کے متعلق کہاوتیں بنا رکھی ہیں ـ

قرآن شریف میں مومنوں کی صفت بایں الفاظ مذکور ہے ـ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ کہ وہ لغو سے اعراض کرنے والے ہیں ـ اللّغو کیا ہے ـ اس کی تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے شائع شدہ تفسیری نوٹوں میں یوں لکھی ہے ـ اللغو ـ کل باطل ـ کل معاصی لغو میں داخل ہیں ـ تاش ـ گنجفہ ـ چوسر سب ممنوع ہیں ـ گپیں ہانکنا ـ نکتہ چینیاں وغیرہ ـ

اس عظیم الشان مفسر کی تفسیر میں جب تاش ـ گنجفہ ـ چوسر سب ممنوع ہیں ـ اور لغویات میں داخل ہیں ـ تو شطرنج کے جواز کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہی ـ اس کو بھی انہی پر قیاس کرنا چاہیئے ـ

قرآن شریف کے بعد دوسرا مرتبہ سنت کا ہے ـ جب ہم اس پر نظر کرتے ہیں ـ تو یہ لغو مشغلہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت میں بھی دکھائی نہیں دیتا ـ اس امت میں آج تک لاکھوں صلحاء ہوئے ہیں لیکن کسی کا کھیلنا ثابت نہیں ـ

تیسرا مرتبہ حدیث کا ہے ـ اگر احادیث کو دیکھا جائے تو اُن میں رسوائے عالم مشغلہ کا نام لیکر مذمت کی گئی ہے ـ کہیں اسے بت قرار دیا گیا ہے ـ کہیں جُوا ـ اور کہیں شطرنج کھیلنے والے کو خطاکار کہا گیا ہے ـ تو کہیں اللہ اور اُس کے رسول کا نافرمان ـ ایک مومن ان الفاظ کا محل کہاں بن سکتا ہے ـ

ممکن ہے ـ بعض احباب اپنی رائے سے میری پیش کردہ احادیث پر ضعف کا حکم لگا دیں مگر یاد رہے ـ کہ یہ احادیث اس معیار کی رُو سے بالکل درست ہیں ـ جو ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمائے ہیں ـ جیسا کہ فرمایا (۱) "جو حدیث قرآن و سنت کے برخلاف نہ ہو ـ اس کو بسر و چشم قبول کیا جائے ـ یہی صراطِ مستقیم ہے ـ مبارک وہ جو اس کے پابند ہیں ـ نہایت بدقسمت اور نادان وہ شخص ہے جو بغیر لحاظ اس قاعدہ کے حدیثوں کا انکار کرتا ہے"۔ (۲) "ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہئے ـ کہ اگر کوئی حدیث مخالف قرآن و سنت نہ ہو ـ تو خواہ کیسی ہی ادنیٰ درجہ کی ہو ـ اس پر وہ عمل کریں"۔

پس حضرت اقدسؑ کے فرمودہ قاعدہ کی رُو سے احادیث ذیل کا انکار نہیں ہو سکتا ـ کیونکہ یہ کتاب و سنت کے مخالف نہیں ـ بلکہ موافق ہیں ـ

قال ابن ابی حاتم مرّ علیّ رضی اللہ عنہ علی قوم یلعبون بالشطرنج فقال ماھٰذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون ـ لان یمسّ احدکم جمرًا حتّی یطفا خیرلہ من ان یمسّھا (صحیح ابن ابی حاتم ـ تفسیر ابن کثیر جلد ۵ صفحہ ۹۳ مصری) ابن ابی حاتم سے روایت ہے ـ کہ حضرت علیؓ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو شطرنج کھیل رہے تھے ـ فرمایا ـ یہ کیسے بُت ہیں ـ جن کے لئے تم بیٹھے ہوئے ہو ـ (نیز فرمایا) کہ اگر کوئی تم میں سے جلتا ہوا انگارا اپنے ہاتھ میں پکڑے رہے تا آنکہ وہ ٹھنڈا ہو جائے ـ تو بہتر ہے اس سے کہ کوئی تم میں سے اس (شطرنج) کو ہاتھ لگائے ـ

(۲) عن علیّ انہ کان یقول الشطرنج ھو میسر الاعاجم (مشکوٰۃ کتاب التصاویر) حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے ـ کہ شطرنج عجمی لوگوں کا جُوا ہے ـ (۳) عن ابن شہاب انّ اباموسی الاشعری قال لا یلعبُ بالشطرنج الاخاطیٔ (مشکوٰۃ کتاب التصاویر) ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا ـ کہ سوائے خطاکار کے کوئی شطرنج نہیں کھیلتا ـ (۴) عنہ (ابن شہاب) انہٗ سُئِل عن لعب الشطرنج فقال ھی من الباطل ولا یحب اللہ الباطل (مشکوٰۃ کتاب التصاویر) ابن شہاب سے روایت ہے ـ کہ اُن سے شطرنج کھیلنے کے متعلق سوال کیا گیا ـ تو فرمایا کہ یہ باطل ہے ـ اور اللہ باطل سے محبت نہیں کرتا ـ (۵) عن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یدہٗ فی لحم خنزیر ودمہٖ (مشکوٰۃ مسلم) بریدہؓ سے روایت ہے ـ کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جو نردشیر (چوسر وغیرہ) کھیلتا ہے ـ تو وہ اپنا ہاتھ گویا خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈالتا ہے ـ

(۶) عن ابوموسی الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنرد فقد عصی اللہ ورسولہ (مشکوٰۃ کتاب التصاویر) ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے ـ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـ کہ جس نے کھیلا نرد (پانسہ وغیرہ) کے ساتھ ـ تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ـ

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہے ـ کہ صدر اول میں مسلمان اس کھیل سے اور اس قسم کی دوسری کھیلوں سے سخت متنفر تھے ـ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسلک تو اس قدر واضح ہے ـ کہ حضرت اقدسؑ کی تعلیم میں اس قسم کے لغویات کے لئے قطعاً قدم رکھنے کی جگہ نہیں ـ

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا مذہب شطرنج وغیرہ کھیلوں کے متعلق دلیل اول میں بیان ہو چکا ـ اور وہ ان سب کھیلوں کا نام لیکر ان کو ممنوع قرار دیتے ہیں ـ

ہمارے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مسلک بھی شاہد ہے ـ کہ وہ جماعت میں سے اس قسم کے لغویات کو بیخ و بُن سے اکھاڑنے کے درپے ہیں ـ سینما ـ ریڈیو کے گانے اور ڈھولکی وغیرہ تک حکماً بند کر رکھے ہیں ـ تو شطرنج کا کھیل کب گوارا ہے ـ

آخر میں حضور کے ایک خط سے جو حضور نے حضرت حکیم محمد الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت گوجرانوالہ کے ایک استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا تھا ـ کچھ حصہ نقل کرتا ہوں ـ کہ حضور شطرنج کے مشغلہ کو ایسا فعل قرار دیتے ہیں ـ جو حلقہ اسلام سے باہر ہے ـ

حضرت حکیم صاحب کو چند شطرنج کھیلنے والے اصحاب کے متعلق شکایت تھی ـ انہوں نے حضور کی خدمت میں لکھا ـ اور حضور نے یوں تحریر فرمایا ـ

"اگر کوئی شخص ایسے امور (تاش یا شطرنج) کو مشغلہ بنانا چاہے ـ تو ہم اُسے بُرا قرار دینگے ـ اور اس کے عمل کو حلقہ اسلام کے خلاف قرار دینگے ـ بہرحال بازار یا پبلک جگہ پر ایسا فعل چونکہ نوجوانوں کی تحریص کا موجب ہوتا ہے ـ اسے ہم بُرا قرار دینگے ـ (حضور کا خط از ڈلہوزی ۷/۳۲ ؍۱)

اس خط کی نقل حضرت حکیم صاحب مرحوم نے اپنے ہاتھ سے رجسٹر امارت میں درج فرمائی تھی ـ جواب تک محفوظ ہے ـ

خاکسار ابوحنیف قاضی علی محمد سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

معاہدہ وقف آمد

"میں اپنی ...... ماہ کی آمد اسلام اور احمدیت کی ضرورت کیلئے وقف کرتا ہوں ـ اور عہد کرتا ہوں ـ کہ مطالبہ کے وقت جو ماہوار آمد ہو گی ـ اسکے حساب سے جو حصہ رسدی مطلوبہ رقم میرے ذمہ ڈالی جائیگی ـ میں اسے ادا کر دونگا ـ میری موجودہ ماہوار آمد بعد وضع وصیت اور ٹیکس ...... روپیہ ہے"

(انچارج تحریک جدید)

اشتراکیت پر ایک طائرانہ نظر

اشتراکیت کا مفہوم

اشتراکیت اس تحریک کا نام ہے۔ جو انفرادی ملکیت کو مٹا کر تمام ذرائع وجملہ آلاتِ پیداوار کو مملکت یا سٹیٹ کے قبضہ میں کر دینا چاہتی ہے۔ یہ تحریک سرمایہ دارانہ نظام کا ایک قدرتی ردّعمل ہے۔ اس تحریک کے حامی دنیا کی تمام سیاسی۔ معاشرتی اور اخلاقی برائیوں کی ذمہ داری سرمایہ دارانہ نظام کے سر ڈالتے ہیں۔ اور ان برائیوں سے نجات صرف معاشی حالت کو درست کر دینے میں مضمر سمجھتے ہیں۔ جو ان کے خیال میں موجودہ سرمایہ دارانہ نظام توڑے بغیر ناممکن ہے۔

اشتراکیت کا پسِ منظر

انیسویں صدی عیسوی کی ابتدا میں سائنس کے بڑھتے ہوئے اثر کے ماتحت صنعتی پیداوار کے جملہ ذرائع میں حیرت انگیز تبدیلیاں ہوئیں۔ مشینوں کی کثرت کی وجہ سے بڑے پیمانے پر اشیا کی پیدائش شروع ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں صاحب ثروت لوگوں نے مشینوں پر قبضہ جما لیا۔ اور پرولتاریہ یا غربا کا طبقہ بے دست و پا ہو کر ان کے رحم وکرم پر رہ گیا۔ امرا یہ نظریہ لے کر کہ انڈسٹری اور ذرائع پیداوار میں بے قید مقابلہ ہونا چاہیئے۔ اپنی دولت کو بڑھاتے چلے گئے۔ اس کے مقابلہ میں غربا کی حالت دگرگوں ہوتی گئی۔ ان حالات میں مختلف اشخاص نے اس نظام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ لیکن ایک جرمن یہودی کارل مارکس کی شخصیت سب میں نمایاں ہے۔ اس نے اپنے اقتصادی نظریات کی رو سے کہا۔ کہ پیدا کی ہوئی شے کی قیمت اس کاوش اور وقت کے مطابق ہونی چاہیئے۔ جو اس کو بنانے میں خرچ ہوا۔ مثلاً ایک جولاہا کچھ وقت لگا کر ایک گز کپڑا بنتا ہے۔ اور دوسرا شخص اتنی ہی محنت اور اتنا ہی وقت لگا کر ایک میز تیار کرتا ہے۔ تو اس ایک گز کپڑے کی قیمت ایک میز کے برابر ہوگی۔ اور مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کا اس پر کوئی اثر نہ ہونا چاہیئے۔ نیز اس نے کہا۔ کہ سرمایہ دار لوگ بغیر محنت کے صرف اپنے سرمایہ کے بل بوتے پر مزدور کے اوقاتِ کار بڑھا کر یا اور ناجائز طریقوں سے مزدور کی محنت کو سستے داموں خرید لیتے ہیں۔ اور اس طرح اس چیز کو اسکی اصلی قیمت سے زیادہ پر فروخت کر کے غریب مزدور کی محنت کے طفیل زیادہ نفع حاصل کر لیتے ہیں۔ اس اصل کی بنا پر کارل مارکس نے کہا۔ کہ سرمایہ دار لوگ۔ ایک ڈاکو کی حیثیت رکھتے ہیں اور غریبوں کا جائز حق چھین کر دولت کو کھینچتے چلے جاتے ہیں جہاں تک کارل مارکس کے اصول وقواعد کا تعلق ہے۔ تمام اشتراکی کم وبیش اس کے ساتھ متفق ہیں۔ لیکن حصول مقصد کیلئے ذرائع کے استعمال کے معاملہ میں ان کا آپس میں اختلاف ہے۔ اس اعتبار سے اشتراکیت کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

(۱) ارتقائی اشتراکیت (Fabianism)

(۲) انقلابی اشتراکیت (Communism)

جہانتک قسم اول کا تعلق ہے۔ اس کے معتقدین اس بات کے حامی ہیں۔ کہ موجودہ جمہوری نظام کو برقرار رکھنا چاہیئے۔ اور پراپیگنڈا کے ذریعہ پارلیمنٹ میں اکثریت حاصل کر کے سوسائٹی کو تدریجی طور پر اشتراکیت کی طرف لانا چاہیئے۔ لیکن جہاں تک انقلابی اشتراکیوں کا تعلق ہے۔ وہ کارل مارکس کے نظریہ سے اتفاق رکھتے ہیں۔ کہ مزدوروں کو منظم کر کے حکومت پر قابض ہو کر مزدوروں کی حکومت قائم کی جا سکتی ہے۔ خواہ اس میں جبر ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ ان کے خیال میں موجودہ جمہوری نظام کے ہوتے ہوئے اشتراکی نظام کا خواب دیکھنا ایک بے حقیقت چیز ہے اور یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ موجودہ جمہوری نظام سرمایہ داروں کا ہی پیدا کردہ ہے۔ کارل مارکس کے نزدیک پہلی چیز مزدوروں کی تنظیم ہے۔ دوسری چیز ان کا حکومت پر قبضہ کرنا اور تیسری چیز اشتراکی نظام کا قیام ہے۔ اشتراکی نظام کی ابتدا میں مزدوروں کی آمریت ایک لازمی امر ہے۔ جس میں کہ تمام انفرادی ملکیت ختم ہو کر حکومت (State) کے ماتحت آجائیگی۔ اور جب طبقاتی تقسیم بالکل مطلقاً ختم ہو جائیگی۔ تو یہ حکومت اپنے وجود کو خود بخود ختم کر دیگی۔ اور بغیر کسی حکومتی اقتدار کے انسان اپنی ضروریات خود پیدا کریگا۔ گویا اشتراکیت کے نظام کی انتہا اس وقت ہوگی۔ جب حکومت اور مملکت کا وجود بالکل مٹ چکا ہوگا۔ اور اس انتہائی حالت کا نام نراجیت (Anarchism) ہے۔

اشتراکیت کی مختصر تاریخ

اس تحریک کی منظم طریق سے ابتدا اس وقت ہوئی۔ جبکہ ۱۸۴۸ء میں مارکس اور اینگلز نے مل کر ایک اعلان مرتب کیا۔ جسکو کمیونسٹ مینوفسٹو (Communist Manifesto) کے نام سے پکارا جاتا ہے اس میں انہوں نے اس بات کو ببانگ دہل پیش کیا۔ کہ انسان کی معاشرتی زندگی کے تمام پہلوؤں کی تاریخ طبقاتی نزاع کی تاریخ ہے۔ یعنی امیر وغریب اور آقا وغلام کا امتیاز۔ مختصراً یہ کہ آقا اور غلام ہمیشہ آپس میں برسرِ پیکار رہے ہیں۔

۱۸۶۴ء میں کارل مارکس کی راہنمائی میں مزدوروں کی پہلی بین الاقوامی مجلس (First international) کے نام سے اشتراکی تحریک کا کام منظم طریقہ سے شروع کیا گیا۔ جس اس وقت جرمنی میں ایک اور پارٹی تھی۔ جس کے حامی اس بات کو لے کر کھڑے ہوئے۔ کہ موجودہ جمہوری حکومتوں کو فی الفور نہیں توڑنا چاہیئے۔ بلکہ ان کے ساتھ مصالحانہ طور سے مل کر اپنے مقصد کی تکمیل کرنی چاہیئے۔

۱۹۰۱ء میں سیکنڈ انٹرنیشنل یعنی دوسری بین الاقوامی مجلس کا قیام ہوا۔ اس وقت کمیونسٹ راہنما جو اکثر روسی تھے۔ اپنے ملک سے جلاوطن کئے گئے تھے۔ اور انہیں اپنی تحریک باہر کے ملکوں سے چلانا پڑتی تھی۔

روس میں اس وقت تین پارٹیاں تھیں (۱) سوشل انقلابی پارٹی۔ جس کے ارکان اگرچہ تعداد میں سب سے زیادہ تھے لیکن بالکل منتشر اور غیر منظم تھے (۲) بالشویک پارٹی جسکی تنظیم بہت قوی تھی۔ اور یہ زیادہ تر شہروں کے مزدوروں پر مشتمل تھی۔ (۳) مالشویک پارٹی جو کہ موجود الوقت جمہوری حکومتوں سے تعاون کی حامی تھی۔ اور تدریجی ترقی کے حق میں تھی۔

۱۹۱۷ء میں روسی عوام جنگ سے تنگ آچکے تھے۔ اور ہر طرف ملک میں بدامنی پھیلی ہوئی تھی۔ اسی انتشار میں انقلاب پھیلنا شروع ہوا۔ اور اس سرعت کے ساتھ پھیلا۔ کہ روسیوں کو اس کا مطلقاً خیال نہ تھا۔ زار نکولس باحالِ زار تخت سے دست بردار ہو گیا۔ اور اعتدال پسند پارٹی اقتدار پر آگئی۔ لیکن اس نے جنگ میں صلح کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا۔ جو کہ عوام کے جذبہ کے خلاف تھا۔ بالشویکوں نے اس سے فائدہ اٹھا کر اعتدال پسند پارٹی کا تختہ الٹ دیا۔ اور اپنی حکومت قائم کی۔ اور تیسری بین الاقوامی مجلس یعنی تھرڈ انٹرنیشنل کا قیام ہوا۔ اس وقت بالشویکوں کا سب سے بڑا لیڈر لینن تھا لینن کا خیال تھا۔ کہ روسی انقلاب صحیح معنوں میں اشتراکی نہ تھا۔ یعنی ان معاشرتی مراتب کی انتہائی منزل نہ تھا۔ جو مارکس نے تجویز کئے تھے۔ بلکہ اس سلسلہ کی ایک کڑی تھا حقیقی اشتراکیت ان معنوں میں ہی قائم ہو سکتی ہے جبکہ ملکیت کا عنصر بالکل جاتا رہے۔ حقیقی معنوں میں اشتراکیت اب تک قائم نہیں ہوئی۔ موجودہ نظام کو بقول لینن ریاستی سرمایہ داری (State Capitalism) کے نام سے موسوم کرنا زیادہ موزوں ہے۔

اشتراکی نظام پر ایک ناقدانہ نظر

کمیونسٹوں کے منشور میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ انسانی تاریخ طبقاتی جنگوں یعنی امراء اور غرباء کی باہمی جنگوں کی تاریخ ہے۔ لیکن خود تاریخ ہی ان معنوں کو غلط ثابت کر کے دکھاتی ہے۔ صلیبی جنگوں میں عیسائیوں اور مسلمانوں کی افواج میں امراء اور غرباء ہر قسم کے آدمی شامل تھے۔ خود اس جنگ میں جرمنی کے خلاف برطانیہ کے آدمی خواہ امیر ہوں یا غریب متحدہ محاذ میں موجود ہیں۔ پس یہ کہنا کہ انسانی تاریخ طبقاتی جنگوں کی داستان ہے۔ حقائق کو قطع وبرید کر کے اپنے مفید مطلب باتیں لینا ہے۔ جو قرین انصاف نہیں۔

دوسری بات جس پر کمیونسٹوں کا دارومدار ہے۔ یہ ہے کہ اگر انسانی سوسائٹی میں سے معاشی بدنظمی کو دور کر دیا جائے۔ تو تمام سیاسی معاشرتی اور اخلاقی برائیاں خود بخود کالعدم ہو جائینگی۔ مگر یہ بھی ایک بے حقیقت شے ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ جہاں تک معاشی پہلو کا تعلق ہے۔ اسکی وجہ سے جھگڑے مٹ جائینگے۔ لیکن انسانی فطرت میں برائی کی اصلی جڑ جب تک قائم ہے۔ اس وقت تک حقیقی طور پر برائیوں کو دور نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ایک برائی مٹ جائیگی۔ تو اسکی جگہ اس سے بڑھ کر دوسری برائیاں سوسائٹی میں پیدا ہو جائینگی۔ انسانی فطرت کے بیشمار پہلو ہیں۔ اور ان میں سے صرف ایک پہلو لینا اور باقیوں کو بکلی نظر انداز کر دینا یا اسکے تابع کر دینا بالکل دیانت سے بعید ہے۔

تیسری بات جو کہ کمیونسٹ اصول میں پائی جاتی ہے۔ وہ انسان کی کنبہ داری کی سپرٹ کو کچل کر عورت کو مشترکہ ملکیت قرار دینا ہے۔ یہ اصل اپنی ذات میں جسقدر تباہی لانے والا ہے۔ اسکے کہنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اگر جنسی تعلقات میں سے باپ بیٹے کے تعلقات خاوند بیوی اور بہن بھائی کے تعلقات کو مٹا دیا جائے۔ تو باہمی ہمدردی کافور ہو جاتی ہے۔ اور انسان منجملہ دیگر بہائم کے ایک حیوان بن جائیگا۔ جو چوپاؤں کی سی زندگی بسر کرنے لگے گا۔ ابھی کامل اشتراکی نظام روس میں بھی قائم نہیں ہوا۔ اور اس پر صرف ربع صدی کا عرصہ گذرا ہے نیز اس وقت روس کا سرمایہ دارانہ نظام سے مقابلہ ہے اگر وہ دنیا میں اشتراکی نظام قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو ایک دو نسلوں میں اشتراکی سوسائٹی کا قطعاً خاتمہ ہو جائیگا۔ کیونکہ اخلاقی انتشار کی صورت میں سوسائٹی کا قائم رہنا ناممکن ہے۔

امور مندرجہ بالا سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ اشتراکی نظام سرمایہ دارانہ نظام کا قدرتی ردعمل ہے۔ انسانی سوسائٹی جب ایک نظام سے بوجہ اسکے بد اثرات کے تنگ آجاتی ہے۔ تو غیر شعوری طور پر اس بد نظام سے بھاگتی ہے۔ مگر اسکے برعکس ایک دوسری انتہا پر پہنچ جاتی ہے۔ جسمیں ظاہر طور پر پہلی سی برائیاں نظر نہیں آتیں۔ لیکن درحقیقت اس سے بھی بڑھ کر اس میں نقائص ہوتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ سرمایہ داری بہت برے اثرات پیدا کرتی ہے۔ لیکن سرمایہ داری کا اشتراکی ردعمل ایک اور لعنت ہے۔ نظر عمیق رکھنے والا شخص جب اس بات پر سنجیدگی سے غور کرتا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ مغربی تہذیب وتمدن کا حقیقتاً دیوالہ نکل چکا ہے۔ اور وہ اپنی بقا للبقا کے لئے مختلف صورتوں میں دنیا پر جلوہ گر ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن تا کہ اسکی مثال ایک بجھتے ہوئے چراغ کی ہے۔ جو بجھنے کو ہے۔ اور اسکی جگہ صرف

مزدوری نظام لے سکتا ہے جس میں انسان کی جملہ ضروریات سیاسی، اخلاقی اور دیگر امور [illegible] کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور معاشرتی [illegible] اخلاق [illegible] روحانی اور جسمانی ترقیات کے دروازے [illegible] اس نظام کی [illegible]

انشاء اللہ کسی اگلی اشاعت میں ذکر کیا جائیگا۔ وما توفیقی الا باللہ۔ خاکسار بشیر احمد خاں بی۔اے واقف زندگی۔ لاہور۔

ابنائے فارس

گھٹائیں ظلمت کی چھا رہی ہیں جہاں میں فتنہ بپا ہے ہر سو
خدا کی رحمت سے دور دنیا عذاب میں مبتلا ہے ہر سو

فساد عالم میں بڑھ رہا ہے۔ یہ شرک دُنیا کو کھا چکا ہے
وہ فتنے خوابیدہ اٹھ رہے ہیں۔ زمانہ جن کو مٹا چکا ہے

خدا سے دوری میں بس رہے ہیں۔ خدا سے سرکش جہاں ہوا ہے
ٹھکانا بندوں کا حق سے ہٹ کر بھلا بتاؤ کہاں ہوا ہے

پیاسی دُنیا پڑی ہے ساری تو بھیج رحمت کے بادلوں کو
مٹائیں ظلموں کو پھر جہاں سے الٰہی بھیج ایسے عادلوں کو

ہو پاک پھر کفر سے یہ دُنیا جہاں میں چرچا ہو تیرے دیں کا
ہر ایک خادم ہو راستی کا ہر ایک شیدا ہو تیرے دیں کا

یہ شہر آباد پھر ہوں یا رب ہو تیرے فضلوں کا سایہ ہر جا
رحیم و عادل ہوں ان کے حاکم مطیع و صابر ہو اُن کی پرجا

خدا کی سُنّت یہی ہے جاری۔ اسی جہاں میں حساب ہوگا
جو آج دشمن ہے دینِ حق کا۔ وہ کل کو خانہ خراب ہوگا

خدا نے بخشی ہے اہلِ فارس تمہیں جہاں بھر کی شہر یاری
تمہاری نسلیں جہاں میں پھیلیں گی مثلِ انجم بفضلِ باری

خدا کے فضلوں کے تم ہو حامل خدا کی رحمت کے تم ہو وارث
تمہیں بنایا جہاں کا رہبر اسی کے فضلوں کے تم ہو حارث

خدا کی رحمت کے تم ہو جاذب تمہارے دم سے ہی راستی ہے
وگرنہ دنیا کی ملتوں میں نہ حلم ایسا۔ نہ آشتی ہے

تمہیں سے پھیلا ہے اور پھیلے گا نور اور امن جہاں میں
یہ قومیں ڈھونڈیں گی برکتوں کو تمہارے کوچہ میں اور مکاں میں

جہاں میں پھیلیگا دینِ احمدؐ کہ ہوگا گھر گھر میں اُس کا چرچا
بنینگے خادم تمام سرکش بنینگے اس دینِ حق کے شیدا

جہاں میں امن و امان ہوگا صداقتوں کا ظہور اُس سے
مٹائے جائیں گے کل جہاں سے تمام فتنے فتور اُس سے

وفائیں اپنی بڑھائے جا تو کہ جاذبِ رحمتِ خدا ہیں
جفائیں دشمن کے واسطے باعثِ ذلت و فنا ہیں۔

عدو نہ خوش ہو ستا کے ہمکو نہیں ہیں ہم تجھ سے ڈرنے والے
خدا کا پیغام دے رہے ہیں قدم نہیں یہ اُکھڑنے والے

بساطِ نو حق نے ہے بچھائی نیا سماں اور نئی زمیں ہے
جو قوم بے خانماں تھی کل تک وہی زمانہ میں اب مکیں ہے

خاکسار عبد الحکیم احمدی از دہلی

تشخیص بجٹ جماعت ہائے احمدیہ

سال رواں کے شروع میں تمام جماعتہائے احمدیہ کو بجٹ فارم برائے تشخیص چندہ بابت سال ۱۹۴۴-۴۵ء بھجوائے گئے تھے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ متعدد یاددہانیوں کے باوجود مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے اب تک یہ فارم پُر ہو کر موصول نہیں ہوئے۔ آئندہ اس قسم کا اعلان اخبار میں ہر مہینے ایک دفعہ کیا جایا کریگا۔ تا شاید جماعتہائے مذکور کو اس طرح اپنی ذمہ واری کا احساس پیدا ہو:۔ کلکتہ۔ جھنگ۔ لکھنؤ۔ ایبٹ آباد۔ علی گڑھ۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ سہارنپور۔ منصوری۔ (ناظر بیت المال)

جماعت آنبہ کا جلسہ

جماعت آنبہ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ کا جلسہ ۲۵، ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء کو مقام میراں پور میں ہوگا۔ جس میں مناظرہ کا امکان ہے۔ قریب و جوار کے دوست کثرت سے شامل ہونے کی کوشش کریں۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت آنبہ کے ذمہ ہوگا۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

حسابداران امانت صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع

جو روپیہ چیکوں کے ذریعہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس پر علاوہ بنک کے کمیشن کے مندرجہ ذیل کمیشن (بنک سے روپیہ منگوانے اور اس کے متعلق دیگر اخراجات وغیرہ پورا کرنے کے لئے) صدر انجمن احمدیہ چارج کرے گی۔ یہ کمیشن صرف امانت کی رقوم پر ہی چارج کیا جائیگا۔ چندوں کی رقوم اس سے مستثنیٰ ہونگی۔ (۱) پہلے دو ہزار پر ایک آنہ فی سینکڑہ (۲) دو ہزار سے اوپر پانچ ہزار تک تین پیسے سینکڑہ۔ (۳) پانچ ہزار سے اوپر دو پیسے فی سینکڑہ۔ (محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ملازمت کا نادر موقع

ادیس آبابا (ابے سینیا) میں سکول ماسٹر کی فوری ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم ایف۔ اے ہو۔ اور تقریباً ایک سال کا انگریزی میں حساب یا سائنس پڑھانے کا تجربہ ہو۔ تنخواہ چار سو روپیہ ماہوار ہوگی۔ اور بمبئی سے ادیس آبابا تک کرایہ گورنمنٹ ادا کریگی۔ درخواست میں بھی یہ لکھ دینا چاہیئے۔ کہ چار سو روپیہ تک تنخواہ پر میں ملازمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ درخواستیں Duplicate سرنامہ چھوڑ کر مع نقول سرٹیفکیٹس نظارت امور عامہ میں فوراً بھجوا دیں۔ (ناظر امور عامہ)

نفع مند کام

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لیا جائیگا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائیگا۔ (ناظر بیت المال)

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے بیمار ہے۔ اور دہلی میں ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے علاج سے کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ لیکن پلاسٹر لگوانے کی وجہ سے اب طبیعت پھر زیادہ خراب ہو گئی ہے حرارت بھی ۱۰۳ تک ہو جاتی ہے۔ درد بھی ہوتا ہے۔ اور لیس بھی آتی ہے۔ اور بے چینی بے حد رہتی ہے۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار بیگم سر محمد ظفر اللہ خانصاحب ۸ پارک روڈ دہلی۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۱۴؍فروری۔ ہنگری کے دارالسلطنت بوڈاپسٹ پر روسیوں کا پورا قبضہ ہو چکا ہے یہاں ایک لاکھ دس ہزار جرمن و ہنگرین سپاہی پکڑے گئے ہیں۔ جرمن کمانڈر اور اس کا سٹاف بھی پکڑ لیا گیا ہے ۴۹ ہزار جرمن و ہنگرین سپاہی مارے گئے۔ ۸؍دسمبر ۱۹۴۴ء کو روسی شہر میں داخل ہوئے تھے اور چودہ روز کے بعد انہوں نے اس شہر کو پوری طرح گھیر لیا تھا۔ جرمن فوجوں نے روسی حلقہ کو توڑ کر اپنی گھری ہوئی فوجوں کو مدد پہنچانے کی کئی بار کوشش کی مگر انہیں کامیابی نہ ہوئی ان کوششوں میں دشمن کو بہت سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ بوڈاپسٹ پر روسی قبضہ کا مطلب یہ ہے کہ آسٹریا کی طرف بڑے رستہ سے ایک بہت بڑی رکاوٹ دور ہو گئی۔ برسلاؤ کے مغرب کی طرف جو روسی فوج بڑھ رہی ہے۔ اس نے کئی جگہ دریائے اوڈر کو پار کر لیا ہے۔ مارشل کونیف کی فوجوں کا بایاں بازو مارشل ژوکوف کے دائیں بازو کے بہت قریب ہو گیا ہے۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ اوڈر کے مغربی کنارے کے دو شہروں پر روسی دباؤ بہت بڑھ رہا ہے

لندن ۱۴؍فروری۔ مغربی محاذ پر شمالی علاقہ میں اتحادی فوج ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ گوچ پر بڑھ رہی ہے۔ اور اس سے تین میل پرے ہے۔ کچھ اور دستے رشوالڈ کے جنگل سے نکل کر بڑی سڑک پر پہنچ گئے ہیں۔ تیسری امریکن فوج کے محاذ پر اتحادی مورچہ دس میل چوڑا ہو چکا ہے۔

لندن ۱۴؍فروری۔ یہاں پر مقیم پولش گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ کریمین کانفرنس میں پولینڈ کے بارہ میں جو فیصلے کئے گئے ہیں۔ وہ سے منظور نہیں کر سکتی۔ اس نے پولینڈ کے بارہ میں کوئی فیصلہ کرنیکا نہ تو اس کانفرنس کو اختیار دیا تھا۔ اور نہ اسکے بارہ میں اسے کچھ علم ہے۔

واشنگٹن ۱۴؍فروری۔ پریزیڈنٹ روز ویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ ۲۵؍اپریل کو سان فرانسسکو میں جو کانفرنس منعقد ہونے والی ہے اس میں امریکن ڈیلیگیشن کے لیڈر امریکہ کے سکرٹری آف سٹیٹ مسٹر ایڈورڈ سٹیٹینیس ہوں گے

دہلی ۱۴؍فروری۔ آج صبح سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ شمالی برما میں جو کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں وہ بہت اہم ہیں۔ برما کا لاکھ سے زیادہ علاقہ آزاد کرایا جا چکا ہے۔ اور اس خیال کو غلط ثابت کر دیا گیا ہے کہ جاپانی سپاہیوں کو شکست نہیں دی جا سکتی

ہوم ممبر نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے نظر بند ممبروں سے ان کے رشتہ داروں کو ملاقات کی اجازت دئے جانے کے بارہ میں کانگرس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد نے وائسرائے کو کوئی خط لکھا تھا۔ اس کے شائع کرنے یا نہ کرنے کے سوال سے حکومت ہند کا کوئی تعلق نہیں

واشنگٹن ۱۴؍فروری۔ ایڈمرل نمٹس اپنا ہیڈ کوارٹر گوام میں لے گئے ہیں جو منیلا سے ڈیڑھ ہزار میل مشرق کی جانب ہے۔ منیلا میں جاپانیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ امریکن فوج نے نکولس کے ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے

لندن ۱۴؍فروری۔ کریمین کانفرنس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ جرمنی سے اس نقصان کا تاوان وصول کیا جائے گا۔ جو اس نے اتحادی اقوام کا کیا ہے۔ یہ بھی اعلان کر دیا گیا ہے کہ اٹلانٹک چارٹر کا اطلاق تمام ممالک کے تمام انسانوں پر ہو گا۔ کسی کو اس سے محروم نہ رکھا جائے گا۔ کنگ پیٹر کو یوگوسلاویہ سے نکال دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے

ماسکو ۱۴؍فروری سوویٹ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشرقی محاذ پر روسیوں کی نئی ایجاد یعنی سٹالین ٹینک" برلن سے سولہ میل کے فاصلہ پر جا پہنچے ہیں" اور وہاں ایک ہفتہ سے زبردست لڑائی ہو رہی ہے

لندن ۱۴؍فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی محاذ پر اتحادیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جرمن جنرل رنسٹیڈ نے تین گنا جرمن فوج جمع کر لی ہے۔ یہ اطلاعات بھی موصول ہو رہی ہیں کہ جرمنی میں سول گورنمنٹ قریباً ختم ہو چکی ہے۔ اور امن قائم کرنے میں وہ بالکل ناکام ہو چکی ہے۔ برلن میں عوام اور پولیس میں فسادات ہو رہے ہیں۔ فیکٹریوں۔ کارخانوں۔ اور بنکوں میں کام بند ہیں۔

لندن ۱۴؍فروری۔ کریمین کانفرنس کے فیصلوں پر جرمن نیوز ایجنسی نے یہ عنوان دیا ہے "جرمنی کو تباہ کرنے کے منصوبے سب سے بڑے جنگی مجرم چرچل۔ روزویلٹ۔ سٹالن نے انسانیت کے خلاف ایک متحدہ پروگرام بنایا ہے۔ مگر جرمنی ان تمام ناپاک منصوبوں کو خاک میں ملا دے گا"

واشنگٹن ۱۴؍فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یالٹا میں کریمین کانفرنس زار نکولس ثانی کے محل میں منعقد ہوئی تھی اور وہ دو دن تک اس کا کام جاری رہا۔

لندن ۱۴؍فروری۔ وزارت جنگ برلن میں داخلہ کے لئے خاص قسم کی فوجی وردیاں تیار کرا رہی ہے جو برطانی سپاہی اس وقت پہنیں گے جب برلن میں داخل ہونگے۔

سٹاک ہالم ۱۴؍فروری۔ یورپ کے انتہائی شمالی کونہ پر ناروے کی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے

واشنگٹن ۱۴؍فروری۔ کریمین کانفرنس کے فیصلوں کا امریکن کانگرس کی تمام پارٹیوں نے خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ مستقبل میں امن و امان کے متعلق اس سے بھاری امیدیں پیدا ہو گئی ہیں۔

لندن ۱۴؍فروری۔ مشرقی پرشیا کی تمام جرمن فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل گڈیرین کو ہٹلر کے حکم سے اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے کہ وہ برلن کی طرف روسی پیشقدمی کو روکنے کے سلسلہ میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی کا مرتکب ہوا ہے۔

دہلی ۱۴؍فروری۔ لابی کے حلقوں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ لارڈ ویول کو وائٹ ہال سے ہدایت موصول ہوئی ہے کہ اسمبلی اور اسمبلی سے باہر مختلف پارٹیوں کے لیڈروں سے ڈیڈلاک دور کرنے کے سلسلہ میں بات چیت کریں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسی سلسلہ میں شائد لارڈ ویول انگلستان بھی جائیں

نیویارک ۱۴؍فروری۔ امریکن کانگرسی حلقوں میں یہ خیال زور پکڑ رہا ہے کہ روس کو جاپان کے خلاف جنگ میں شامل کرنے کے لئے مسٹر چرچل، مسٹر روزویلٹ اور مارشل سٹالن کسی متفقہ فیصلہ پر پہنچ گئے ہیں۔ سان فرانسسکو کی میٹنگ روس و جاپان کے مابین معاہدہ غیر جانبداری کی میعاد کے اختتام کے بعد رکھی گئی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس معاہدہ میں مزید پانچ سال کی توسیع ہو جائے۔

نیویارک ۱۴؍فروری۔ ریاست پیرو نے جرمنی اور جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔

بمبئی ۱۴؍فروری۔ مانڈلے اس وقت برطانی توپوں کی زد میں ہے۔ اور ہماری فوجیں دریائے ایراوادی کو پار کر کے اب مانڈلے سے صرف نو میل دور ایک لمحہ کے لئے نوٹس پر آگے بڑھنے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔

لاہور ۱۴؍فروری۔ فوڈ کمشنر حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب میں بیس ریلوے سٹیشنوں پر فوڈ گرین سٹور قائم کئے جائیں اور ان میں سے ہر ایک میں ایک ہزار ٹن گندم جمع رکھی جائے اور اس طرح بیس ہزار ٹن گندم ہنگامی ضروریات کے لئے مخصوص کر لی جائے

ماسکو ۱۴؍فروری۔ کریمین کانفرنس سے فارغ ہو کر امریکن وزیر خارجہ ماسکو گئے ہیں۔ روسی وزیر خارجہ نے انہیں ماسکو آنے کی دعوت دی تھی۔

ایتھنز ۱۴؍فروری۔ حکومت اور گوریلوں کے مابین جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کے رو سے گوریلا فوجوں کو پندرہ دن کے اندر اندر غیر مسلح کر دیا جائے گا۔

قاہرہ ۱۴؍فروری۔ مجوزہ عرب لیگ کے سلسلہ میں شاہ فاروق سے از سر نو بات چیت کرنے کے لئے صدر جمہوریہ شام بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اور شاہ موصوف سے ساتھ ان کے محل میں ملاقات بھی کر چکے ہیں۔ شاہ موصوف خود بھی انہیں ملنے کے لئے ان کی فرودگاہ پر گئے

پیرس ۱۴؍فروری۔ فرانسیسی حکومت نے جرمنی کے ایک حصہ کو زیر انتظام رکھنے اور برلن کنٹرول کمیشن کا ممبر بننا منظور کر لیا ہے

لندن ۱۴؍فروری۔ چودہ سو برطانی ہوائی جہازوں نے جرمنی میں سیکسونی کے صدر مقام ڈرسڈن پر بڑے زور کی بمباری کی۔ اور اس طرح روسی فوجوں کو مدد دی جو یہاں سے ستر میل پر لڑ رہی ہیں۔

بمبئی ۱۴؍فروری۔ جنوب مشرقی برما میں ۱۴ویں فوج نے ایک گاؤں دشمن سے چھین لیا ہے۔ جو ایراوادی کے کنارے ہے۔ یہاں دشمن کا بہت سا ساز و سامان تھا۔ جو ہمارے ہاتھ آ گیا۔ مغربی برما میں کانگاں کے شمال میں دشمن کی ایک پہاڑی چوکی پر قبضہ کر لیا۔ شمال میں پہلی چینی فوج نے برما روڈ کا چھ میل کا ٹکڑا جاپانیوں سے صاف کر دیا۔ جو لاشیو سے ۵۵ میل پر ہے۔ اتحادی بمباروں نے بہت نیچے اڑتے ہوئے برما سیام ریلوے کے ایک بڑے پل اور بڑی سڑک پر حملہ کیا۔

لندن ۱۴؍فروری۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ مارشل ژوکاف کی فوجوں نے دریائے اوڈر کے کنارے فرینکفرٹ اور کسٹرن کے درمیان دو مضبوط مورچے قائم کر لئے ہیں مغربی محاذ پر رشوالڈ کے جنگل سے جرمنوں کا کلیتہً صفایا کیا جا رہا ہے اور امریکن فوج گلیو سے جنوب مشرق میں برابر بڑھ رہی ہے +